گورنر کا پیغام

مالی سال 10ء کے دوران بینک دولت پاکستان قیمتوں کے استحکام اور نمو کے درمیان توازن قائم کرنے کی کوشش کے ساتھ مالی نظام کی صحت کو تحفظ دیتا رہا۔ یہاں میں اسٹیٹ بینک کے بعض اہم پالیسی اقدامات کو اجاگر کروں گا جن کا خلاصہ ذیل میں دیا گیا ہے:

- گرانی کی بدلتی ہوئی صورتحال کے جواب میں اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی پر اپنے موقف میں تبدیلی کی۔ م س 10ء کے ابتدائی مہینوں کے دوران گرانی میں کمی اور معاشی صورتحال میں قدرے بہتری سے مرکزی بینک کو زری پالیسی موقف میں نرمی کا موقع ملا۔ لیکن جب مالیاتی خسارہ اور غیر متوقع طور پر کم بیرونی وصولیوں سے معاشی عدم استحکام کی طرف رجعت کے خطرات میں اضافہ ہوا اور م س 10ء کی دوسری ششماہی میں گرانی کے دباؤ نے پھر سر ابھارا تو اسٹیٹ بینک نے نرمی کے چکر کو روکا اور اگست اور ستمبر 2010ء میں پالیسی ریٹ بڑھا دیا۔

- منڈی سے ابلاغ میں بہتری لانے کی خاطر اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی بیانات کی تعداد چار سے بڑھا کر چھ کر دی۔ زری پالیسی فریم ورک کو اس وقت خاصی تبدیلی کا تجربہ ہوا جب اسٹیٹ بینک نے اگست 2009ء میں شرح سود کا کوریڈور متعارف کرایا۔ اس فریم ورک نے قلیل مدتی شرح سود کو تھاما ہے اور بازار زر میں سیالیت کے انتظام کو بہتر بنایا ہے۔

- اسٹیٹ بینک نے معینہ آمدنی کی منڈیوں کی ترقی کے لیے جنوری 2010ء میں الیکٹرانک بانڈ ٹریڈنگ پلیٹ فارم کا آغاز کیا ہے۔ یہ نظام، جس میں پہلے حکومتی تمسکات پر توجہ دی جاتی تھی، کارپوریٹ قرضہ وثیقہ جات کی لین دین کی گنجائش بھی رکھتا ہے۔

- شرح مبادلہ بدستور منڈی کی صورتحال کی عکاسی کرتی رہی جس سے بیرونی عدم توازن کو کم کرنے اور معاشی استحکام کو بہتر بنانے میں مدد ملی۔ زرمبادلہ کے ذخائر جو م س 09ء کے اختتام پر 12.425 ارب ڈالر تھے 4.325 ارب ڈالر بڑھ کر م س 10ء کے خاتمے پر 16.750 ارب ڈالر کے تاریخی ریکارڈ تک پہنچ گئے۔ بینکوں کی حد اکتشاف زرمبادلہ بڑھانے کے اسٹیٹ بینک کے فیصلے سے منڈی کی اس استعداد میں بھی اضافہ ہوا کہ وہ شرح مبادلہ میں مزید اتار چڑھاؤ پیدا کیے بغیر بڑے حجم کے زرمبادلہ کے سودے کر سکے۔

- پاکستان میں بینکاری کا شعبہ 2007ء سے کمزور ہوتے ہوئے معاشی مبادیات کے مسئلے سے نمٹ رہا ہے۔ اگرچہ بینکوں کو بڑھتے ہوئے خطرۂ قرض کا سامنا ہے تاہم مجموعی طور پر شعبہ معتدل دھچکے برداشت کر سکتا ہے کیونکہ بینک حکومتی تمسکات ذخیرہ کر رہے ہیں۔ مزید برآں کلی مالی ماحول میں ابھرتے ہوئے تحرکات کے جواب میں اسٹیٹ بینک نے کم سے کم سرمائے کی شرائط اور ان پر عملدرآمد کے نظام الاوقات میں تبدیلیاں کی ہیں جس سے مشکل کلی معاشی ماحول میں شعبہ بینکاری کو سہولت ملے گی۔

مجھے امید ہے کہ اس کٹھن معاشی دور میں اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز مجھے اپنی قانونی ذمہ داریاں نبھانے میں مدد دیتے رہیں گے۔ اسٹیٹ بینک اپنے مخلص اور اہل کارکنوں کے تعاون سے فضیلت کے حصول کے لیے مسلسل کوشاں رہے گا اور دور اندیشی کا وہ بلند ترین معیار برقرار رکھے گا جس سے وہ پہچانا جاتا ہے۔

شاہد ایچ کاردار

گورنر، بینک دولت پاکستان